فن میراث کا بہترین تحفہ
خلاصۃ المیراث
از قلم
فیضِ ملّت شیخ القرآن حضرت علامہ محمّد فیض احمد اویسی صاحب
باہتمام صاحبزادہ عطا الرسول اویسی
ناشر
مکتبہ اویسیہ رضویہ جامع مسجد
سیرانی بہاولپور

رسالہ

فنِ میراث کا ایک بہترین تحفہ

یعنی

خلاصۃ المیراث

مرتّبہ

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم۔

(علمائے کرام کی توجہ کے لیے)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علماء کے اُٹھ جانے اور جہالت کے غلبہ کی غیبی خبر صدیوں پہلے دی تھی اس کی آج تصدیق ہو رہی ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ علوم میں سب سے پہلے علم الفرائض اٹھے گا۔ اس کی تصدیق بھی ہو گئی ہے کہ علماء میں بہت تھوڑے حضرات رہ گئے ہیں جو علم المیراث جانتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ علم علماء کے اٹھ جانے سے اٹھے گا نہ یہ کہ سینوں سے نکال لیا جائے گا۔ آپ حضرات سوچ لیں کہ جو اہلِ علم اس فن کے ماہر ہیں وہ دنیا سے رخصت ہو گئے تو پھر کیا ہو گا۔ اسی لیے گذارش ہے کہ معمولی سی محنت کر کے علم المیراث کے قواعد وضوابط خود بھی یاد فرمالیں اور اپنی اولاد اور شاگردوں کو بھی یاد کرائیں۔

حضرات سراج الفقہاء استاذ مکرم علامہ مولانا محمد سراج احمد مکھن بیلوی ثم خانپوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ علم الہامی طور عطا ہوا تھا۔ سراجی۔ شریفی وغیرہ کی طویل بحثوں کے بحر الفیوض سے قطرہ نصیب ہوا۔ یہ مختصر رسالہ انہی کی

زبدہ سراجیہ تصنیف کا مرہون منت ہے۔ امید ہے علم الفرائض کے ماہرین فقیر کی اس کاوش کو پسندیدہ نگاہوں سے نوازیں گے۔
لیکن یاد رہے کہ حضرت سراج الفقہاء رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہ الہامی علم سراجی شریفی کے قواعد واصول سے انوکھا ہے بلکہ شریفی کے ذوی الارحام کے قواعد کی موصوف نے اصلاح فرمائی ہے اور اپنی اصلاح امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ سے کرائی[1] اسی لیے اگر بعض حضرات کو آپ کے مرتبہ قوانین سے کم فہمی سامنے آئے تو ایک بار اس کے اشارات وکنایات ضرور سمجھ لیں۔ پھر نظارہ قدرت دیکھیں کہ وہ مسائل میراث جو گھنٹوں بعد حل ہوتے ہیں وہ لمحات میں حل ہو جائیں گے۔ اگر علماء کرام اور مدرسین عظام اس رسالہ کو سراجی پڑھانے سے پہلے درس نظامی کے دروس میں اسے بھی درس میں شامل فرمادیں تو زہے کرم ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا۔

محمد فیض احمد اویسی غفرلہ۔

۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

[1] تفصیل کے لیے دیکھئے، امام احمد رضا اور علمائے بہاولپور کی تصنیف فقیر اویسی غفرلہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

تمہید ویسے تو دور حاضرہ میں اسلامی علوم کو نظر انداز کیا جارہا ہے اور علم میراث سے اہل علم خود بخود محروم ہوتے جارہے ہیں تجربہ شاہد ہے کہ آج مقررین واعظین ومدرسین ومعلمین ہزاروں ملیں گے ایسے ہی عربی فرفر کرکے بولنے والے اور علمی فنی مہارت کے مدعی بھی سینکڑوں۔ لیکن فن میراث کے جاننے والے بہت کم۔

فضائل قرآن مجید میں متعدد مقامات پہ اس کے مسائل بیان فرمائے پارہ نمبر ۴ میں مستقل ایک رکوع اس کے مسائل واحکام پر مشتمل ہے۔ یہ اس علم کی خصوصی فضلیت کی دلیل ہے۔

حدیث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض و علموھا الناس فانھا نصف العلم وھو اول شئ ینزع من امتی۔

(ابن کثیر)

ترجمہ: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم فرائض سیکھو اور سکھلاؤ اس لیے کہ وہ نصف علم ہے یہی علم بھلا دیا جائے گا اور سب

سے پہلے جو علم میری امت سے اٹھایا جائے گا وہ یہی علم فرائض ہوگا.

فاروق اعظم | سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ علم فرائض کو ایسی توجہ اور محنت سے سیکھو جس طرح قرآن مجید کو سیکھتے ہو (دارمی)

اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم علم میراث سیکھنے اور سکھلانے میں بڑی محنت کرتے اور دوسروں کو اس کی وصیت و نصیحت میں بہت بڑی جد و جہد فرماتے تھے.

فائدہ | حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم میراث کو دوسرے جملہ علوم کا نصف فرمایا اس کے محدثین اور علما محققین نے کئی وجوہ لکھے ہیں، منجملہ ان کے ایک یہ ہے چونکہ اس علم کی تعلیم و تعلم میں استاذ و شاگرد دونوں کو بڑی محنت و مشقت ہوتی ہے اسی لیے اسے مجاہدہ تعبدی کی حیثیت سے دوسرے جملہ علوم پر فوقیت حاصل ہے. یہی وجہ ہے کہ علماء کرام نے فرمایا کہ علم میراث کے ایک مسئلہ بتلانے پر دوسرے قسم کے سو مسائل کے برابر ثواب ملتا ہے. اور مولانا عبد العلیم ملتانی نے لکھا[1] ہے کہ اس علم شریف کے ایک مسئلہ کا ثواب اگر اہل اموات کو بخشا جائے تو اس کا ثواب قیامت تک ان میں تقسیم ہوتا رہے گا. فقیر نے نصف العلوم کے لیے یہ رسالہ معہ حواشی تیار کر کے اس کا نام خلاصۃ المیراث رکھا۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب
وصلی اللہ علی حبیبہ وسید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ
اجمعین۔ العبد المفتقر-الی اللہ الغنی۔

---

[1] انہوں نے ایک مسئلہ سرائیکی میں منظوم لکھا۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

ابو الصالح
محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ.
٢٠ ذیقعدہ ١٣٩٨ھ بہاولپور
پاکستان

اے صاحب گورستان دے سنو گل اساڈی
ہک شخص مر گیا چھوڑ گیا یک عورت ہک ڈاڈی

اوندے ترکہ دے حصے کیتے چار
ہک گھنے عورت ترے گھنے ڈاڈی

اس مسئلے دا ثواب بخشا ارواح تُساڈی

ترجمہ:۔ اے گورستان والو میری ایک بات سنو ایک شخص مر جائے اور زوجہ وجدہ چھوڑ جائے تو اس کا ترکہ چار حصے ہوگا ایک حصہ عورت کو باقی دادی کو اس کا ثواب میں نے نہیں بخشا۔

مقدّمہ

تعریف | ھو علم باصول[1] یعرف بھا حق الورثۃ من الترکۃ۔

ترجمہ۔ علم میراث وہ علم ہے کہ جس میں ورثۂ میت پر تقسیم ترکا بیان

موضوع | ترکۂ میّت (غرض وغایت) حقداروں کو حق ادا کرنا۔ ارکان میں ہیں وارث۔ مورث (ترکہ چھوڑنے والا) موروث[2] چھوڑا ہوا ترکہ۔ شرائط تین ہیں۔

۱۔ موت وارث حقیقۃً یا حکماً جیسے مفقود الخبر یا تقدیراً جیسے المقسوط

۲۔ حیات وارث عند موت المورث حقیقۃً یا حکماً کا تحمل۔

۳۔ ہر سہ اسباب کا ہونا (نسب۔ نکاح۔ ولاء) ان میں سے کسی ایک سبب کا وارث میں پایا جانا۔

---

[1] اسے علم الفرائض بھی کہتے ہیں ۱۲۔ [2] مال متروکہ خواہ عین ہو خواہ دین وغیرہ وغیرہ [3] کسی شاعر نے اسے یوں ضبط کیا ہے۔

سبب ارث نزد ہر عالم   شد ولاؤ ونکاح ورحم ۱۲

فائدہ | قرابت رضاعیہ کا کوئی شخص وارث نہیں۔

فائدہ | قرابت صہریہ[1] سے صرف زوجین ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ ۱۲

عے (تحقیق نسب) قرابت نسبیہ چار قسم ہیں۔

۱۔ فروع میّت ۲۔ اصول میت ۳۔ فروع اب ۴۔ فروع جد

پھر یہ ہر ایک تین قسم ہیں۔

(۱) ذوی الفروض | وہ جو سہام معیّنہ (نصف ربع ثمن ثلث ثلثان سدس) کے مستحق ہیں۔

عصبہ | وہ جو بقیہ ذوی الفروض کا مستحق ہو وہ نہ ہو تو کل مال کے مالک مستحق مردانہ رشتہ دار۔

ذوی الارحام | زنانہ رشتہ دار جو بوقت نہ ہونے ذوی الفروض والعصبات کے وارث ہوتے ہیں۔

فائدہ | زوجین صرف ذوی الفروض ہیں مولی الموالات والعققاۃ عصبات سببیہ ہیں۔ تفصیل آگے آئیگی (انشاء اللہ)

تفصیل عصبات

۱۔ فروع میت یعنی اولاد۔ میت کی نرینہ اولاد یعنی بیٹا۔ پوتا۔ پرپوتا۔ پرپوتا

---

[1] وہ رشتہ جو علاقۂ زوجیت کی وجہ سے مابین زوجین رشتۂ ناطہ قائم ہو۔ اویسی غفرلہ۔

سکہ دتا نیچے تک جو خود مع سلسلہ نسب کے نر ہوں ۔

فائدہ | بنات ۔ یعنی بیٹی ۔ پوتی پرپوتی نیچے تک. جو خود مؤنث اور سلسلۂ نسب مذکر میت ہو تو ذوی الفروض ہیں اور نواسے نواسیاں یعنی بنات کی اولاد ذوی الارحام ہیں ۔

۲ - اصول میت : میت کے آباؤ اجداد صحیحہ یعنی باپ دادا پردادا اوپر تک. جو خود مع سلسلۂ نسب میت تک نر ہوں یہ عصبہ بھی ہیں ۔ ذوی الفروض بھی ۔

فروع لاب | یعنے بھائی حقیقی اور علاتی بھائی یعنے باپ کی دوسری بیوی کا بیٹا اور اس کی نرینہ اولاد ۔

فائدہ | عینی و علاتی بہنیں اور خیفی بہن بھائی ذوی الفروض خیفی سے بہن بھائی مراد ہیں. جو ماں ایک ہو باپ علیحدہ علیحدہ باقی یعنی ذوی الفروض کی مطلق اولاد مذکر یا مؤنث اور عصبات کی اولاد مؤنث ذوی الارحام ہیں ۔

فروع ابی | اعمام ۔ باپ کے بھائی اور ان کی نرینہ اولاد نیچے تک کی. باقی یعنے میت اور اس کے آباؤ اجداد کے ماموں اور خالائیں اور اعمام خیفی و عمات مع لدولاد اور اعمام عینی و علاتی کی بنات. نیچے تک سب ذوی الارحام ہیں ۔

قواعد العصبات | (۱) عصبہ اور ذوی الفروض سے ذوی الارحام محروم ۔

(۲) اقرب عصبہ سے ابعد محروم ۔ پوتا محروم ہے ۔

(۳) فروع کے ہوتے اصول عصبہ نہ ہوں گے ۔ مثلاً میت کے بیٹے

کے ہوتے باپ، دادا. عصبہ نہ ہوسکیں گے ۔

(۴) اعلیٰ سے ادنیٰ محروم ہوں گے. مثلاً مولی العتاقہ ۔ عصبہ نسبی کے ہوتے محروم ہے ۔ یہ عصبات نسبیہ ہیں ۔

دیگر عصبات کی قسمیں | (۱) عصبہ بنفسہٖ ۔ اس مذکر کو کہتے ہیں کہ جس کے اور میت کے درمیان صرف مرد ہی حائل ہو. مثلاً بیٹا ۔ پوتا ۔ پرپوتا ۔ باپ ۔ دادا ۔ پڑدادا ۔ چچا ۔ بھتیجا وغیرہ ۔ ان کے علاوہ عصبہ کی دو قسمیں ہیں ۔

جدہ صحیحہ | ذوی الفروض سے ہے یعنی خالص امہات الام (نانیاں) اور امہات الاب (دادی) اور امہات الجد (پردادیاں) اور اوپر تک ذوی الفروض ہیں اور باقی اجدا اور جدات فاسدہ ذوی الارحام ہیں ۔

فائدہ | اجداد فاسدہ وہ ہیں جن کے سلسلہ نسب میں اُم واقع ہو اور جدات فاسدہ وہ ہیں جن کے سلسلۂ نسب میں مابین دو ماؤں کے اب واقع ہو ۔

۲۔ عصبہ بالغیر | اس ذی فرض عورت کو کہتے ہیں جو اپنے ہم درجہ یا کم درجہ عصبہ بھائی کی موجودگی میں مثلاً پوتی کا ہم درجہ پوتا ہے اور کم درجہ پڑپوتا عصبہ بن جاتی ہے ۔ ذی فرض نہیں رہتی ۔

۳ عصبہ مع الغیر | وہ ذی فرض عورت ہے جو کسی دوسری ذی فرض عورت کے موجود ہونے پر ذی فرض نہیں رہتی بلکہ عصبہ بن کر حصہ پاتی ہے لیکن مؤخر الذکر بدستور ذی فرض رہتی ہے ۔ یہ تعداد میں دو ہیں. حقیقی بہن و سوتیلی بہن ان میں سے ہر ایک بیٹی پوتی

یا پڑوتی کی موجودگی میں بطور عصبہ حصّہ پاتی ہے۔ اور اپنے ہم درجہ یا کم درجہ بھائی کی نسبت آدھا حصّہ پاتی ہے اور وہ یہ ہے۔ بیٹی بیٹے کی موجودگی میں۔ پوتی پوتے کی موجودگی میں پڑوتی پڑوتے کی موجودگی میں جب کہ میت کی دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں زندہ ہوں۔ پڑوتی پڑوتے کی موجودگی میں حقیقی بہن حقیقی بھائی کی موجودگی میں اور سوتیلی بہن سوتیلے بھائی کی موجودگی میں۔

مشق

زید

نمبر۱۔ ام — بنت — عم — بنت الابن — ام الام

ذی فرض — ذی فرض — عصبہ — ذی فرض — ذی فرض

نمبر۲۔ ابن — بنت — جدہ — ام

عصبہ — ذی فرض — ذی فرض

نمبر۳۔ ابن الابن — بنت الابن — بنت — جد — اخت عینیہ

عصبہ — ذی فرض — ذی فرض — ذی فرض

نمبر۴۔ زوجہ — بنت — اب

ذی فرض — ذی فرض — عصبہ

نمبر۵۔ اُخت — دادی — اب

ذی فرض — ذی فرض — عصبہ

نمبر۶۔ زوج — بنات — دادی — اب

ذی فرض — ذی فرض — عصبہ و ذی فرض

اس طرح مشق زیادہ سے زیادہ کرائیں۔ یہاں تک کہ طالب علم بلاتکلف ہر سوال کا حل کرسکے۔

امورِ متعلقہ قبل التقسیم

احناف اہلسنّت کے نزدیک مال میت سے چار حق بترتیب ذیل متعلق ہوتے ہیں۔

۱۔ ادائے دیون[1] ۲۔ تجہیز و تکفین[2] ۳۔ اجرائے وصیت[3] تہائی سے۔ ۴۔ تقسیم میان ورثہ حسب ترتیب ذیل

۱۔ ذوی الفروض[4] ۲۔ عصبہ نسبیہ[5] ۳۔ عصبہ سببیہ[6] ۴۔ عصبہ سببیہ کا عصبہ بنفسہٖ۔

(تشریح صفحہ ہذا)

[1] یعنی متعلقہ بشیٔ معین [2] یعنی بلا کمی و بیشی [3] اس مال کی جو ادائے حقوق بالا سے بچ رہے۔ [4] یعنی وہ لوگ جن کے سہام معینہ ہیں [5] جن کا تفصیلاً ذکر ہو چکا [6] یعنی آزاد کنندہ جسے مولی العتاقۃ کہتے ہیں۔

ادائے دیون یعنی میت کچھ قرضہ چھوڑ کر مرگیا تو پہلے اس کا قرض دیا جائے پھر اگر اس کے مال سے کچھ بچے تو تجہیز وتکفین کرے۔ تجہیز وتکفین۔ تجہیز بمعنی سامان کرنے کے لیے یعنی جو قرضہ ادا کرنے سے باقی بچا تو میت کو غسل وغیرہ اور قبر کھدوانا اور دفن وغیرہ اگر اس نے اتنا مال چھوڑا جو فقط قرضہ ادا ہوتا ہے تو پھر یہ کام وہ کرے جو اس کی روٹی دیتا تھا اور اگر وہ بھی نہیں کرسکتا تو مال میت سے۔ یعنی جو غیر مذکور بالا سے بچے تو پھر وارث آپس میں تقسیم کریں۔

عصبہ نسبیہ یعنی ذوی الفروض کے جو حصے ہوتے ہیں وہ لے لیں باقی جو بچ جائے تو اس حالت میں کہ اور ذوی الفروض نہیں ہیں تو مالک عصبہ نسبیہ ہوگا۔ یعنی جس کو عصوبیت قرابت کی وجہ سے ملی ہو اور سببیہ جس کو عصوبیت بسبب آزاد کرنے کے ملی ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ زید پہلے کسی کا غلام رہا اور مرگیا تو اس کی اپنی کوئی اولاد نہیں یعنی رشتہ دار تو پھر زید کو ملے گا اگر زید بھی مرگیا ہے تو اس کی نہیں اور لڑکی اور بیٹا زندہ ہے تو بیٹا لے لیگا اس کی زیادہ تفصیل، آگے آئے گی۔

مولی الموالاۃ

۶۔ مقرلہ بالنسب ۷۔ موصیٰ لہ ۸۔ بیت المال (وہ ملکی اسلامی خزانہ جس میں مال خراج وغیرہ جمع ہو کر مستحقین پر خرچ کیا جاتا ہو۔

نوٹ:۔ دور حاضرہ میں اکثر ممالک اسلامیہ میں مستحقین پر خرچ نہیں ہوتا اس لیے خزانہ بے جا اور غیر مستحقین پر صرف کیا جارہا ہو۔ ایسی صورت میں مال میت بیت المال میں جمع کرنے کے بجائے مستحقین پر تقسیم کیا جائے۔ ورنہ زوجین یا دختر رضاعی یا مولی العتاقہ یعنی عصبہ لغیرہ وعصبہ مع غیرہ یا

ذوی الارحام کو دیا جاسکتا ہے (مجمع الانہر۔ اشباہ۔ زیلعی۔ جامع الرموز وغیرہ)

انتباہ | بے فرمان اور بدکار وارث کو ترکہ سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ یا مثلاً ایک بیٹے نے باپ کی زندگی بھر خدمت کی۔ دوسرا بے فرمان بلکہ اذیت پہنچاتا رہا۔ ایسے کوئی رشتہ دار ہمیشہ درپے آزاد رہا اور مخالفت در مخالفت کا مرتکب رہا تو اگرچہ ان صورتوں میں سخت مجرم وگنہگار ہے لیکن میراث سے محروم نہ ہوگا۔ اگرچہ میت زبانی طور یا تحریرًا اسے عاق و محروم بھی کردے اس کے عاق ومحروم کردینے سے میراث سے محروم نہ ہوگا کیونکہ یہ شرعی حق ہے۔ ہاں بصورت ضرورت شدیدہ اس میں یوں مناسب ہے کہ کسی وارث کو کچھ دینا چاہتا ہے تو زندگی میں اسے مال (زمین وغیرہ) عطا کرکے قبضہ دے دے اس طرح سے عاق وبے فرمان خود ہی محروم ہو جائے گا کیونکہ مرنے کے بعد جب مال نہ ہوگا تو اسے ملے گا کیا۔

یاد رہے کہ کسی کو بلا وجہ شرعیہ کسی وارث کو حق سے محروم کرنا بڑا گناہ ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بلا وجہ شرعیہ کسی وارث کو محروم کرتا یا حق میں کمی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حق جنت میں قطع کردے گا۔

فائدہ | بعض لوگ، لڑکیوں کو میراث سے ان کا حق نہیں دیتے وہ بھی مجرم ہیں۔

زوجین ذوی الفروض ہیں۔ اصول ذوی الفروض اور عصبات ہیں۔ جدات صحیحہ ذوالفروض ہیں اور باقی اجداد اور جدات فاسدہ ذوی الارحام ہیں۔

قاعدہ | فروع اب میں ہر قسم کی اخوات عینیہ علاتیہ خیفیہ اور اخ خیفی ذوی الفروض ہیں اور عینی علاتی بھائی بمع ابناء نیچے تک عصبہ ہیں اور باقی ذوی الارحام۔

قاعدہ | اور فروع جد میں عینی۔ علاتی۔ عم مع ابناء نیچے تک عصبہ اور باقی ذوی الارحام ہیں۔

اشعار قواعد

(۱) شش بود فرض مقدر در کتاب حق عزیز
نصف و ربع و ثمن باشد ثلث و ثلثان سدس نیز

(۲) دہ دو باشد ذو الفرائض نیست ازان نقصان کثیر
از رجال چہار باشد و نساء ہشت گیر

(۳) از رجال زوج واب وجد واخ خیفی بود
از نساء بنت بنت الابن و زوجہ ام بود

(۴) اخت عینی و دگر علی و خیفی ہم شمار
ہشتمی جدہ صحیحہ دیگر را نیست کار

(۵) بعدازاں احوال اصحاب فرائض را بگیر
تا تو باشی حد دین و دنیا بے نظیر

ترجمہ:-

۱- کتاب حق میں حصے چھ مقدر ہیں نصف۔ ربع۔ ثمن۔ ثلث ثلثان۔ سدس۔

۲- ذوالفروض کل بارہ ہیں اس سے کم و بیش نہیں۔ مردوں سے چار عورتوں سے آٹھ۔

۳- مردوں سے زوج۔ اب۔ جد اور اخ خیفی
عورتوں سے بنت بنت الابن۔ زوجہ۔ ام

۴- اخت عینی و علی۔ خیفی آٹھویں جدہ صحیحہ ان کے سوا باقی کسی قسم کی عورت کو نہیں۔

۵- اس کے بعد اصحاب الفرائض کے احوال یاد کر۔ تاکہ تو دنیا و دین میں بے مثال ہو۔

قرابات

جتنا قرابتوں کے حالات کتاب ہذا میں لکھے جائیں گے ان سے مراد یہ ہوگی۔

۱- بوقت فوتیدگی میت کے وہ قرابتی زندہ موجود ہوں۔

۲- ولد الحلال ثابت النسب ہوں۔ اس لئے ولد الزناء و ولد الملاعنہ اپنی ماں اور رشتہ داران نسبی ماں کے وارث ہوں گے۔ وبالعکس فرضاً و رداً یہ اپنے باپ وغیرہ کے وارث ہوں گے نہ وہ ان کے۔

۳- ممنوع بموانع ارث مذکورہ نہ ہوں۔

۴- ہر قرابت کی نسبت میت کی طرف جانو نہ ذیحالات کی طرف۔

۵- ہر قرابت سے مراد ذوی الفروض والعصبہ ہے۔ نہ ذوی الارحام اگرچہ بطور شرط کے بھی مذکور ہوں۔

۶- لفظ آباء ابناء بنات وغیرہ سے کسی درجہ کا اب ابن بنت مراد ہے۔ نہ معنی جمعی یعنی ایک درجہ کے کثیر الافراد۔

۷- ہر قرابت کے حالات میں ترتیب محررہ مدنظر رکھو یعنی جب دو تین

---

[1] یہ قواعد ہم نے زبدہ سراجیہ سے لیے ہیں۔

حالتیں کسی وارث میں مجتمع ہوکر باعث تناقض ہوں توان میں سے جو حالت
یہاں نظماً خواہ نثراً پہلے تحریر شدہ ہو۔ وہی معتبر جانو مثلاً میت کی
اولاد بھی ہو اور زوجہ بمعہ اب بھی تو ماں کو سدس ملے گا۔ اس لیے میں نے
اولاً ہر قرابات کی حالات محرومیۃ پھر عصوبتہ پھر فرضیۃ با ترتیب لکھیں۔

(۲) تسہیلاً۔ جمیع قرابات ذوی الفروض والعصبات کو آٹھ قرابات ذیل
میں تقسیم کیا گیا۔

۱۔ اولاد میت ۲۔ زوجین ۳۔ آباء ۴۔ اخوۃ واخوات خیفی۔
۵۔ اخوۃ واخوات عینیہ وعلاتیہ۔ ۶۔ ام ۷۔ جدات صیحہ۔ ۸۔
اعمام غیر خیفی بمعہ ابناءہ وغیرہ عصبات نسبیہ اصول میت ومولی
عاقہ بمعہ اعصابہ۔ پس قرابات مذکورہ میں سے

قاعدہ (۱) اگر صرف ایک حالت والی قرابت کے وارث
ہوں بغیر قرابت احد الزوجین کے تو سب مال متروکہ ان کے رُدس پر اعلی السویۃ
تقسیم کردو۔ بشرطیکہ سب مذکر ہوں یا سب مؤنث ورنہ للذکر مثل حظ
الانثیین یعنی ہر ہر مذکر کو دو دو حصہ اور ہر ہر مؤنث کو ایک ایک حصّہ
دیا جاوے مگر اخ اخت اخیافی ہوں تو سب مذکر مؤنث برابر لیویں گے۔

۲۔ اگر قرابات مختلفۃ الحالات کے کئی وارث ہوں مگر سب کے سب
عصبات تو مقدم قسم والے عصبہ کے ہوتے موخر القسم محروم عن العصوبتہ ہے
مثلاً پڑدتے یا جد صیحح کے ہوتے اخ عم وغیرہ محروم ہیں اگر ایک ہی قسم کے
مختلف الدرجہ ہوں تو قریب الدرجہ کے ہوتے بعید الدرجہ محروم ہے۔ مثلاً
بیٹے کے ہوتے پوتا محروم ہے۔ اگر ایک ہی قسم ایک ہی درجہ کے کئی وارث
ہوں تو قوی القرابتہ (یعنی عینی) ضعیف القرابتہ (یعنی علی) کو محروم کرے گا۔

مثلاً ابن الاخ عینی ابن الاخ علاتی کو محروم کرے گا۔

۳۔ اگر مختلف قرابات والے سب ذوی الفروض ہوں یا کئی ذوی الفروض
کئی عصبہ تو ہر ہر قرابت کے حالات محرومیۃ عصوبتہ فرضیۃ حسب قواعد معلوم
کرو۔

مزید تفصیل و تحقیق حضرت سراج الفقہاء استاذ محترم علامہ مفتی
محمد سراج احمد مکھن بیلوی ثم خانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف۔

"زبدہ سراجیہ" کا مطالعہ فرمائیے۔

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
بہاول پور - پاکستان ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

تعریف | علم میراث وہ علم ہے۔ جس میں بروئے شرع تقسیم ترکہ کا بیان ہو۔

ارکان ارث | مورث ۱ - وارث ۲ - موروث ۳ -

شرائط | (۱) مورث کا مرجانا حقیقۃً یا حکماً یا تقدیراً میت مفقود وحمل مسقوط۔

۲۔ بوقت موت مورث کے وارث کا زندہ ہونا حقیقۃً یا حکماً۔

۳۔ وارث میں ہر سہ اسباب ارث یعنی ولاء جیسے حمل نسب نکاح میں
کسی سبب کا پایا جانا۔

قاعدہ: قرابت رضاعیہ کا کوئی شخص وارث نہیں ہوسکتا۔

قائدہ | قرابت مصاہرۃ سے صرف زوجین ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

وارثین کے اقسام | میت کے فروع۔ اصول میں تین قسم کے وارث ہیں۔

(۱) ذوی الفروض جو سہام معینہ (نصف۔ رُبع۔ ثُمن۔ ثُلثان۔ ثُلث۔ سُدس) کے مستحق ہیں۔

(۲) اعصاب یعنی وہ مردانہ رشتہ دار جو ذوی الفروض کے ہوتے بقیہ مال ورنہ کل مال کے حقدار ہیں۔

(۳) ذوی الارحام یعنے وہ زنانہ رشتہ دار نسبیہ جو ذوی الفروض والاعصاب کے ہوتے محروم ورنہ وارث ہوتے ہیں۔

قاعدہ | زوجین ذوی الفروض ہیں۔

قاعدہ | مولی الموالات والعتاقۃ عصبہ ہیں۔

قاعدہ | فروع میں ابناء یعنے بیٹا۔ پوتا۔ پروتا (جو خود بھی نر اور میت تک سلسلہ نسب بھی نر رکھتا ہو) عصبہ ہیں۔

قاعدہ | بنات یعنی بیٹی۔ پوتی۔ پروتی وغیرہ (جو خود مادہ اور سلسلہ نسب مذکر ہو) ذوی الفروض ہیں۔

قاعدہ | بنات کی اولاد نر۔ مادہ (یعنے نواسے نواسیاں ذوی الارحام ہیں۔

اصول آباء | یعنے باپ دادا۔ پردادا۔ وغیرہ (جو خود بمعہ سلسلہ نسب کے مذکر ہوں)۔ ذوی الفروض اور عصبہ ہیں۔

قاعدہ | جدات صحیحہ ام یعنے خالص اُمہات الام یعنے نانیاں اور امہات الاب یعنے دادیاں امہات الجد یعنے پردادیاں وغیرہ (جس کے سلسلہ نسب میں درمیان امہات کے اب واقع نہ ہو) ذوی الفروض ہیں۔

قاعدہ | باقی اجداد وجدات فاسدہ ذوی الارحام ہیں۔

فروع الابوین | ہر قسم کی اخوات عینیہ وعلاتیہ خیفیہ اور اخ خیفی ذوی الفروض ہیں۔ عینی علاتی اخوت بمعہ ابناء عصبہ باقی ذوی الارحام ہیں۔

فروع الجد | اب الجد۔ جد الجد۔ الخ جد المعلوم میں عینی علاتی اعمام مع ابناء عصبہ باقی ذوی الارحام ہیں۔

(ف) ذوی الفروض اس میں نہیں۔

موانع ارث | جس سے وارث کالعدم ہو کر کسی اور وارث کو محروم نہیں کرتے۔ وہ کل چار ہیں۔

قتل۔ کفر۔ رق۔ اختلافِ دار

مانع ارث اند چہار
رق وقتل و دین و دار

ارث کے مانع چار ہیں۔ رق۔ قتل۔ اختلاف دین۔ اختلاف دار۔

باب اوّل

قاعدہ | ہم نے جمیع قرابات نسبیہ بمعہ زوجین کے آٹھ قسم کر کے ہر قسم کے حالات فرضیۃ۔ عصوبۃ۔ محرومیۃ۔ بالترتیب لکھی ہیں۔ بوقت اجتماع حالات کے اوّلاً حالت محرومیت پھر عصوبت پھر فرضیت معتبر ہے۔

قاعدہ | ہر قرابت کی نسبت میّت کی طرف کی جائے۔

قاعدہ | عصبات چہار قسم ہیں۔
اَبنآء (۱) - اٰبآء (۲) - اخوۃ (۳) - اعمام (۴)

قاعدہ | مقدم کے ہوتے مؤخر سب محروم از عصوبت ہیں۔

قاعدہ | اگر ایک ہی قسم کے ہوں تو قریب الدرجہ بعید الدرجہ کو محروم کرے گا۔

قاعدہ | اگر ایک قسم کے ہی درجہ کے عصبہ ہوں تو عینی عصبہ سب علاتیوں کو محروم کرے گا۔

قاعدہ | یہ قاعدہ تحریم عصبات کا ہے۔

حالات زوجین

رُبع شوہر ثُمن زوجہ گر فرع صلبی بود
ورنہ شوہر نصف گیرد زوجہ ار ربع داں

ترجمہ:۔ اگر اولاد صلبی ہو تو زوج رُبع اور زوجہ ثمن لے گی۔ ورنہ شوہر نصف زوجہ ربع لے گی۔

سبق | اگر اولاد ہو تو زوج زوجہ ربع ثمن ورنہ نصف رُبع

قاعدہ | زوجین نہ محروم ہوتے ہیں نہ عصبہ یہ صرف ذوی الفروض ہی ہیں۔

قاعدہ | ولد الزنا۔ ولد اللاعنہ ماں کے وارث ہیں باپ کے نہیں۔

مشق

مسئلہ

(۱) زوج — ابن الزناء
ربع — عصبہ

(۳) زوج — آخ
نصف — عصبہ

مسئلہ

(۲) زوجہ — پوتا
ثمن — عصبہ

زوجہ — عم — ابن الزناء
ربع — عصبہ — محروم

حالات اولاد

ابن بالا حاجب اسفل بنت دو للسفلیات
لیک تر زیرش معصّب تر باختش عصبه دان
بنت دو ہمدرجه ثلثان بنت یکرا نصف ده
سُدس دختر زیر آں یک گر نه تر ہم بالا شان

ترجمہ:۔ اوپر والا لڑکا نیچے والوں کو محروم کرے گا اور دو لڑکیاں نیچے والی تمام لڑکیوں کو۔ لیکن نیچے والا لڑکا اوپر والی لڑکیوں محرومہ کو عصبہ کرے گا ہر لڑکا اپنی بہن کے ساتھ عصبہ ہے۔ ہمدرجہ دو بنات کو ثلثان اور ایک کو نصف دو ایک لڑکی کے نیچے والی کو سدس دو بشرطیکہ اس کے اوپر لڑکا نہ ہو۔

سبق

(۱) اگر ابناء نہ ہوں تو ہر بنت خود نصف لے کر اپنے نیچے والی کو سدس دے گی۔ باقی نیچے والیوں کو محروم کرے گی۔

(۲) ہر دو بنت یا زائد خود ثلثان لے کر اپنے نیچے والی سب کو محروم کریں گی۔

(۳) ہر ابن خود عصبہ ہے اپنی بہن اور اپنے اوپر والی محرومہ کو عصبہ کرے گا۔ نیچے والی تمام اولاد کو محروم کرے گا۔

مشق

(۱) مسئلہ

ابن	پوتا	پوتی
عصبہ	محروم	محروم

(۲) مسئلہ

پوتا	پروتا	پروتی
عصبہ	محروم	محروم

(۳) مسئلہ

بنتان	پوتی	پروتی
ثلثان	محروم	محروم

(۴) مسئلہ

بنت	پوتی	پروتی
نصف	سدس	محروم

(۵) مسئلہ

ابن یا پوتا یا پروتا
عصبہ

(۶) مسئلہ

ابن بنت
عصبہ

مسئلہ

پوتا	پوتی
عصبہ	

مسئلہ

بنت	پوتی	پروتی	پروتا
نصف	سدس	عصبہ	

مسئلہ

بنت بنت	پوتی	پروتی
ثلثان	عصیہ	عصبہ

مسئلہ

سکروتا	سکروتی	بنت	پوتا
عصبہ	عصبہ	نصف	عصبہ

مسئلہ

بنت	پوتی	پروتی	سکروتا
نصف	سدس	عصبہ	

حالات اب جد

گر فرع نر سُدس اب جد گر فقط مادہ فرع
سُدس و باقی ورنہ عصبہ جد باب محروم دان

ترجمہ :- اگر اولاد نرینہ ہو تو اب جد کو سُدس اگر صرف مؤنث ہوں تو سُدس و باقی اولاد نہ ہو تو باپ دادا عصبہ ہیں۔ باپ سے دادا محروم۔

سبق

(۱) اولاد نرینہ ہو تو باپ دادا سُدس لیں گے۔
(۲) اگر اولاد مؤنث ہو تو سدس و باقی۔
(۳) اولاد نہ ہو تو باپ دادا عصبہ ہیں۔
(۴) باپ کے ہوتے دادا محروم۔

مشق

مسئلہ

جد	اب	پوتا
محروم	سدس	عصبہ

مسئلہ

اب	پوتی
سدس و عصبہ	نصف

مسئلہ

زوجہ	اب
ربع	عصبہ

مسئلہ

جد	پوتا	بنت
سدس	عصبہ	نصف

حالات اخ خیفی

مادری اخ اُخت را حرمان با آباؤ فروع
ورنہ یک سدس زائد مستوی در ثُلث دان

ترجمہ

خیفی بہن بھائی آباؤ فروع سے محروم ہیں، ورنہ ایک کو نصف زائد تہائی میں سب برابر۔

سبق

۱- آباء ابناء بنات سے تمام خیفی محروم۔
۲- ورنہ ایک کو سدس اور زائد ثُلث میں برابر۔

مشق

مسئلہ

زوجہ	ابن اخ	اخت اخیافیہ
ثمن	عصبہ	محروم

مسئلہ

زوجہ	اخت خیفیہ
ربع	سدس

مسئلہ

زوجہ	بنت	خیفی
ثمن	نصف	محروم یا بنت

مسئلہ

زوجہ	اب	اخ خیفی
ربع	عصبہ	محروم بالاب

حالات عینی علاتی

نر فرع نر اصل و اقرب ثم اقویٰ عصبہ شاں

در فرع اب عینی علی مطلقاً حاجب بداں

علّیہ بے اخ علاتی حاجبش عینیتاں

نر ز عینی علی عصبہ اُخت باخ دختراں

ورنہ علی اخت گر دسدس گر یک اخت عین

ورنہ یک را نصف و زائد را دو ثلث آمد عیاں

ترجمہ نر یعنہ اولاد اور اصول و اقرب اور اقوی عصبہ ہیں۔ عینی علی یعنے باپ کے تمام فروع کو عصبہ محروم کرتا ہے۔ دو عینی بہنیں علاتی بہن کو محروم کرتی ہیں اگر اس کے ساتھ بھائی نہ ہو تو ہر عینی بھائی اپنی بہن کے ساتھ اور ہر علی اپنی علاتی بہن کے ساتھ اور ہر بہن میت کی لڑکی کے ساتھ عصبہ ہے۔ ورنہ ایک علاتی سُدس اور عینی بہن نصف لے گی ورنہ ایک بہن اکیلی ہو نصف لے گی زائد ہوں تو ثلث لیں گی۔

سبق
(۱) آبا۔ ابناء سے عینی علی سب محروم۔
(۲) قریبی عصبہ سے بعیدی محروم۔

(۳) عینی عصبہ سے علیّ محروم
(۴) دو عینی بہنوں سے علاتی بہنیں محروم۔
(۵) ہر بہن اپنے بھائی اور میت کی لڑکی سے عصبہ ہے۔
(۶) بہن ایک ہو تو نصف زائد ہوں تو ثلثان۔
(۷) ایک بہن عینی نصف لے گی علاتی کو سُدس دے گی۔

مشق

مسئلہ

ابن	اخ	اخت
عصبہ	محروم	محروم

مسئلہ

پوتی	اخت عینی	اخ
نصف	عصبہ	محروم

مسئلہ

اخ عینی	اخت علاتیہ
عصبہ	محروم

مسئلہ

بنت	پوتی	اخت عینیہ
نصف	سدس	عصبہ

مسئلہ

اب	اخ	اخت
عصبہ	محروم	محروم

مسئلہ

اخت علاتیہ	ابن الاخ عینی
بالقوۃ	محروم بالعوقبت

مسئلہ

اخ علاتی	اخ عینی	ابن الاخ عینی
محروم	عصبہ	محروم

مسئلہ

اخت علاتی	اختان عینیہ	اخت علاتی
محروم	ثلثان	محروم

مسئلہ

اختان عینیہ　اخ اخت علاتی

ثلثان　عصبہ

مسئلہ

زوج　اخت

نصف　نصف

مسئلہ

اخت عینیہ .　اخت علاتیہ

نصف　سُدس

مسئلہ

اختان عینیہ　ابن الاخ عینی

ثلثان　عصبہ

مسئلہ

اخت عینیہ　اخت علاتیہ　اخت خیفیہ

نصف　سدس　سدس

حالات اُم

گر بود اولادِ میّت یا دو کس از اخت
یا پدر مع زوجہ باشد سدس مادر را بداں
ورنہ رُبع مال گیرد گر پدر مع زوجہ است
ثلث باشد حق مادر بے وجود ایں کساں

ترجمہ اگر اولاد میّت یا دو بہن بھائی یا باپ شوہر کے ساتھ تو ماں کا چھٹا حصّہ جانو ورنہ ماں رُبع لے گی اگر باپ زوجہ کے ساتھ ہو اگر یہ نہ ہوں تو ماں کو تہائی ملے گی۔

سبق (۱) اگر اولاد یا دو بہن بھائی یا پدر مع زوج ہو تو ماں کو سُدس۔

۲۔ اگر پدر مع زوجہ ہو تو ماں کو ربع۔

۳۔ کوئی نہ ہو تو ماں کو ثلث

مشق

مسئلہ

ابن　ام　اب

عصبہ　سدس　سدس

مسئلہ

زوجہ　بنت　اخ خیفی　ام

ثمن　نصف　محروم　سدس

مسئلہ

زوج　ام　اب

نصف　سدس　عصبہ

مسئلہ

اب　ام

عصبہ　ثلث

مسئلہ

زوج　اخ اخت　ام

نصف　عصبہ　سدس

مسئلہ

زوجہ　اب　ام

ربع　عصبہ　ربع

مسئلہ

زوج　ام

نصف　ثُلث

حالات جدہ صحیحہ

جد ہا ہم درجہ را سُدس است بُعدیٰ بے نصیب
جملہ محروم اند با ام گر نہ اب ام درمیاں
اُمہات خویشتن ہم امہات اصل را
میکند محروم اب و جد اصلش ہمچناں

ترجمہ ہم درجہ دادی نانی سُدس قریبی سے بعیدی محروم۔ ماں سے تمام دادیاں نانیاں محروم۔ اپنی اور اپنے اصول کی ماؤں کو اب جد محروم کرتے ہیں۔ نانی حصہ لے گی۔

سبق
۱۔ قریب الدرجہ سے بعید الدرجہ محروم۔
۲۔ ماں سے نانی دادی محروم
۳۔ باپ سے دادیاں پردادیاں محروم۔
۴۔ نانیاں حصّہ لیں گی
۵۔ یہ نہ ہوں تو تمام دادیاں سُدس میں برابر۔

مشق

مسئلہ

زوج	ام	جدہ ہر قسم
نصف	ثلث	محروم

مسئلہ

زوج	اب	دادی	نانی
نصف	عصبہ	محروم	سُدس

مسئلہ

دادا	دادی	نانی	پردادی
عصبہ	سدس	سدس	محروم

مسئلہ

نانی	دادی	پردادی
سدس	سدس	محروم بالاب

مسئلہ

زوج	ام	اب	جدہ	پوتی	اخ	اخت
ربع	سدس	عصبہ سدس	محروم	نصف	محروم	محروم بالاب

عصبات نسبیہ و سببیہ

پس فرع جد تا بآخر پس بہ معتق عصبہ اش
قرب اصلی ثم درجی ثم عینی علی داں

ترجمہ آخری عصبہ دادا کے فروع ہیں پھر آزاد کنندہ اور اس کے عصبے۔ قرب اصلی پھر قریب درجہ بدرجہ پھر عینی پھر علاتی وغیرہ وغیرہ۔

سبق اگر میت کے فروع اصول اور فروع الاب سے کوئی عصبہ نہ ہو تو پھر فروع الجد وہ نہ ہوں تو فروع اب الجد وہ نہ ہوں تو فروع

جدالجد ہکذا الیٰ جدالمعلوم اگر عصبات نسبیہ میت سے کوئی نہ ہوں تو عصبہ سببیہ یعنے آزاد کرنے والا ورنہ اس کے عصبات نسبیہ میں حسب قاعدہ تحریم عصبات عمل کرو۔ یعنے اولاً مقدم قسم پھر قریب الدرجہ پھر عینی کو ورثہ دو۔

مشق

مسئلہ

ابن	عم	عم الاب	عم الجد	ابن العم
عصبہ	محروم	محروم	محروم	عصبہ

مسئلہ

ابن	عم الاب	عم الجد	عم اب الجد
عصبہ	عصبہ	عصبہ	محروم

باب ۲
استخراج سہام تحقیقیہ قرابات

قواعد ۱۔ اگر ایک ہی حالت عصوبت یا فرضیۃ والی قرابت کے وارث ہوں سوائے قرابات زوجیہ کے تو مسئلہ عدد رؤس سے ہوگا۔ (یعنے مادہ یا نر یا اخ اخت اخیانی ہوں تو ایک کے نیچے ایک ایک لکھ کر حاصل جمع مسئلہ پر یہ لکھو۔

۲۔ اگر ان میں مذکر مؤنث ہر دونوں ہوں تو مردوں کو دو دو عورتوں کو ایک ایک دے کر حاصل جمع مسئلہ کے اوپر لکھو)

۳۔ اگر دو حالت والی قرابت کے وارث ہوں مگر سہم ایک ہو تو مسئلہ مخرج سہم سے ہوگا۔ ذی سہم کو حصہ دے کر باقی عصبہ کو دو۔ (خواہ احدالزوجین مع عصبہ ہوں۔ یا اور ذوی الفروض مع عصبہ))

۴۔ اگر ایک سہام کثیرہ ہوں تو مسئلہ مخرج مشترک سہام سے ہوگا۔ بشرطیکہ حاصل جمع سہام کا مخرج مشترک سے مساوی ہوگا یا کم ہو تو عصبہ موجود۔ (ذی سہم میں احدالزوجین ہو یا نہ)

قواعد استخراج مخرج کل سہام دو قسم ہیں۔

(۱) نصف رُبع ثمن ثلث ثلثان سُدس ہر ایک ایک سہم کا علیحدہ علیحدہ مخرج یہ ہے۔ نصف کا دو ۲۔ ربع کا چار ۴۔ ثمن کا آٹھ ۸۔ سدس کا چھ ۶ مخرج مشترک۔

۲۔ مخرج مشترک۔

۱۔ اگر کثیر سہام صرف ایک قسم سے ہوں تو قلیل سہام والا مخرج مشترک ہے مثلاً نصف و ربع کا چار ۴ اور ربع و ثمن یا نصف و ثمن کا آٹھ ۸۔ ثلثان و سدس یا ثلث یا سدس کا چھ ہے۔ اور ربع مع نوع آخر کا چوبیس ۲۴ ہے یعنے ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۸ - ۱۲ - ۲۴ میں سے جس کا عدد کم سے کم وہ سہام نکل سکیں وہی مخرج مشترک ہے۔

قاعدہ اگر حاصل جمع سہام مخرج سے زائد ہو یا کم بغیر زوجین والعصبہ ہو تو مسئلہ حاصل جمع سہام سے ہوگا۔ زائد کو عولہ پر ناقص کو ردیہ پر لکھو۔

۵۔ اگر بصورت کمی حاصل جمع کے عصبہ نہ ہوں اور احدالزوجین ہو تو مسئلہ مخرج احدالزوجین سے بنا کر ایک احدالزوجین کو باقی ہمراہی قرابت کو دو۔ اگر ایک

قرابت ہو ورنہ ہمراہی قرابتوں کا مسئلہ چھ بنا کر جتنی حاصل جمع سہام ہوں اگر وہ باقی احد الزوجین کے مساوی ہے تو مسئلہ صحیح ہے ورنہ تو حاصل جمع سہام ہمراہی کو احد الزوجین کو احد الزوجین کے مسئلہ اور سہم میں ضرب دو اور باقی احد الزوجین کو ہمراہی سہام میں ضرب دے کر حاصل ضرب کو مضروب فیہ کے نیچے لکھیں۔

مشق قسم اوّل

مسئلہ
بنت بنت بنت
۱ ۱ ۱

مسئلہ
ابن ابن
۱ ۱

مسئلہ
خیفی خیفیہ
۱ ۱

مسئلہ
ابن بنت
۱ ۱

مشق قسم ثانی

مسئلہ
زوجہ ابن
۱ ۳

مسئلہ
جدہ ابن
سدس عصبہ

مسئلہ
زوج اخ
۱ عصبہ

مسئلہ
ام عم
عصبہ

مسئلہ
زوجہ پوتا
۱ ۷

مشق قسم ثالث

یعنے حاصل جمع سہام مخرج مشترک کے مساوی ہوں یا کم مگر عصبہ موجود نہ ہو۔

مسئلہ
اب پوتی بنت ام
۱ ۱ ۳ ۱

مسئلہ
عم اختِ خیفی اختِ علاتی اختِ عینی ام
محروم عصبہ سدس ۱ نصیف سدس

مسئلہ
زوجہ اختِ عینی عم
ربع نصف عصبہ

مشق قسم رابع

یعنی حاصل جمع سہام مخرج مشترک سے زائد ہو یا کم ہو اور احد الزوجین و عصبہ موجود نہ ہو زائد کو عول پر کم رد یہ پر لکھنا۔

مسئلہ
زوج اختِ عینی علاتی
۳ نصف ۔ ۳ نصف ۔ سدس ۱

مسئلہ
ام اختِ عینی اختِ خیفی
سدس ۱ نصف ۲ سدس ۱

مشق قسم خامس

یعنے احد الزوجین کے موجود ہونے میں جب حاصل جمع سہام مخرج مشترک سے کم ہوں مگر احد الزوجین وعصبہ نہ ہو تو مسئلہ احد الزوجین کے مخرج سہم سے بنا کر اس کی ایک سہم مخرج سے نکال کر باقی ہمراہی قرابت کو دو۔ بشرطیکہ ایک ہوں ورنہ ہمراہی قرابت کی حاصل جمع سہام مستخرج از پچھے کو احد الزوجین کے کے مسئلہ سہم میں فرد دو اور باقی زوجین کو ہمراہی سہام میں ضرب دو۔

مسئلہ ۴ باقی جو مساوی فی الجمع ہمراہی قرابت ہے   مسئلہ

صورت اول

زوجہ	اخت
ربع	نصف

زوجہ	ام	اخت خیفی	اخ عینی
ربع	سدس	سدس	سدس

صورت دوم

مسئلہ ۸/۲۴ باقی ۷   مسئلہ

زوج	بنت	پوتی
۱	۳/۴	۱/۳

زوجہ	بنت	پوتی	ام
ثمن	نصف	سدس	سدس
۱/۵	۳/۴	۱/۲	۲/۲

قواعد ہر وارث کا علیحدہ حصہ

۱۔ حسب عمل قواعد کے جنسی سہم ہر قرابت کی ہو۔ اس کو اس کے عدد روؤس پر تقسیم کرکے اس کے حاصل قسمت کو اس قرابت کے ہر ایک وارث کے نیچے لکھو مگر عصبات میں بوقت اختلاط مذکر و مؤنث کے مردوں کے نیچے ضعف

حاصل قسمت لکھو کہ بوقت شمار عدد روؤس کے مذکر کو دو مؤنث کو ایک ایک شمار کرکے لکھا جائے۔

۲۔ اگر کسی قرابت کے سہم اس عدد روؤس پر پوری تقسیم نہ ہوسکے تو بوقت انکسار سہم ہر ایک قرابت کے مابین سہم و سر کے نسبت دیکھ کر توافق تداخل میں افق عدد روؤس کو اور تباین میں کل عدد روؤس عدد مسئلہ معتبرہ اور جمیع سہام میں ضرب دے کر سہام منکرہ ہوں تو قرابت منکرہ کی سہم اور عدد روؤس میں نسبت دیکھ کر افق یا کل سر ہر قرابت منکرہ کے ذو اضعاف کو عدد مسئلہ وسہام میں ضرب دے کر تصحیح مرکب کرو۔

مشق

مسئلہ ۳/۶

اخت	اخت عینی	اخت علاتی	اخت خیفی	اخ خیفی
ثلثان		محروم	ثلث	ثلث
۱/۴	۱/۴	۱۱		

مسئلہ

زوج	بنت	بنت	بنت	ام	اب
ربع	ثلثان			سدس	سدس
۳/۹	۸	۸	۸	۲/۶	۲/۶

۱۲ عولہ ۲۴ تداخل

مسئلہ

زوج	پوتا	پوتا	پوتا	پوتا	پوتی	پوتی	ام	اب
ربع	۲	۲	۲ عصبہ	۲	۱	۱	سدس	سدس
							۲/۴	۲/۴

۱۲ عولہ ۱۳ و ۳ توافق

مسئلہ

زوجہ	اخوت عینیہ ۶	ام
ربع	ثلثان	سدس
۳/۹	۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴	۲/۶

۲۴ / ۸۶۴

مسئلہ

زوجات ۴	بنات ۱۸	جدات ۳ ۱۲	اخوات ۶
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
بملہ	بملہ ۲۷	بملہ ۳	بملہ ۴
۳/۱۰۸	۱۶/۵۷۶	۴/۱۴۴	۱/۳۶

مناسخہ

اولاً حسب ترتیب موت کے. جمیع موتیٰ کے مسائل مسحح کر کے میت مسئلہ ثانیہ کی جو سہم مسئلہ اولی کے ورثہ میں محرّر ہوا اس کے گرد نصف دائرہ کھینچ کر مسئلہ ثانیہ کے مف پر لکھ کر عدد مسئلہ و مف میں نسبت تماثل

تداخل توافق تباین دیکھو تماثل میں حاجب ضرب نہیں۔ تداخل توافق میں وفق اور تباین میں کل عدد مسئلہ ثانیہ کو مسئلہ اولیٰ کے عدد و مسئلہ وسہام میں ضرب دو۔ اور مف کے وفق یا کل کو اپنے مسئلہ ثانیہ عدد و سہام میں ضرب دے کر ہر حاصل ضرب کو اپنے مضروب فیہ کے ساتھ لکھو اسی طرح سب مسائل ثالثہ رابعہ وغیرہ کے عدد مسئلہ و مف میں نسبت دیکھ کر وفق یا کل ہر مسئلہ کو اپنے سے اوپر والے اعداد و مسائل و سہام میں اور مف پر مسئلہ کے وفق یا کل کو ایسی مسئلہ کے سہام ورثہ ضرب دے کر ہر ہر مسئلہ کے عدد و مف و مجموعہ اس کی سہام نصف دائرہ میں تماثل سے صحت مسائل معلوم کرتے ہوئے آخر میں مدلا حیا۔ کھینچ کر ورثہ زندہ کے مجموعہ سہام کو ان کے نیچے لکھو اور دیکھو اگر حاصل جمع سہام اور حیا کا عدد مسئلہ اولیٰ مصحح آخری کے مساوی ہو تو مناسخہ صحیح ہے ورنہ جس میت کا کے عدد مسئلہ مصححہ و مف و مجموعہ سہام نصف دائرہ میں تماثل نہ ہو اس سے ازالہ غلطی کر کے تصحیح مناسخہ کرو۔ امثلہ

مشق

۴۴ ت ۱۲۰

مسئلہ کالوام کوڑا مف مسئلہ

زوجہ	بنت از ہندہ	بنت از شرم	شرم	اخ	زوجہ	ابن
شرم	کمالو	جمالو	نہالو	عمر		
۳/۱۰	۸/۴۰	۴۰/۴۰	کالوام	۵/۲۵		

۶ عول ۸ / ۴۰ تماثل چھالو مف ۰

مسئلہ

زوج	اخت علاتیہ	اخت خیفی	ام	عم
بکرہ	کمالو	ہالو	شرم	عمر
۳/۱۵	۳/۱۵	۱/۵	۱/۵	محروم

ردیہ کی تباین نہالو مف ۱

مسئلہ

ام	اخت علاتیہ	ابن الاخت
شرم	کرم	کوڑا
۱/۵	۳	محروم

۱۲۰

(۱۶) ۹۶) ۱۹۲ زید

الاحیاء مسئلہ

شرم	کمالو	عمر	بکر	کرم
۱۴	۵۵	۴۵	۱۵	۳

زوجہ	ابن	ابن	اخ خیفی	اخ عینی
ہندہ	عمر مفروق مع بکر	خالد	کریموں	
۲/۱۴/۴۴	۷/۴۴	۷/۴۲/۴۴	محروم	محروم

مسئلہ ۶/۴۲ تباین عم مف

مسئلہ مسئلہ

بنت	ام	عم	اخ مفروق مع بکر
کمالو	جمالو	کریموں	کالو ام
۳/۲۱/۴۲	۱/۷/۱۴	۲/۱۴/۲۸	

بنت	ام	عم	اخ مفروق
شرم	شرم	کریموں	مفروق عمر کالو ام
۱۲/۲۱/۴۲	۱/۷/۱۴	۲/۱۴/۲۸	

۲/۶ / ۴۲ توافق کرم ۷/۲۱ مف

مسئلہ

مسئلہ/۲۱ شرم ۲۴

مسئلہ

جدہ	عم الاب	ابن العم
شرم	کریمو	کریمو
۱/۷	۵/۳۵	۱/۲۱

مبلغ الاحیاء

خالد کالو ام مف

مسئلہ

ہندہ	کمالو	جمالو	کریمو
۴۴	۴۲	۴۱	۱۴۴

زوجہ	ابن

اس کے بعد کی بحثیں اگرچہ بہت کم واقع ہوتی ہیں (فقیر کو زندگی میں ذوالارحام کا صرف ایک مسئلہ در پیش ہو)۔ لیکن من حیث الفن ان کا بیان کیا جاتا ہے۔

باب ۳

ذوی الارحام

ذوی الارحام چار قسم ہیں۔

۱۔ فروع میّت (اولاد البنات) یعنی نواسے۔ نواسیاں۔ اولاد بنات الابن یعنی پوتیوں کی اولاد یعنے بیٹے کی نواسیاں نواسے۔

۲۔ اصول میّت یعنی اجداد فاسدین وجدات فاسدہ سے جد فاسدہ وہ ہے جو میّت کو بواسطۂ ام تعلق ہو جیسے نانا اور نانا کا باپ الخ ایسے ہی نانا کی ماں کا باپ۔

۳۔ فروع اب میت یعنی بہنوں کی اولاد بھائیوں کی لڑکیاں۔ اخیانی بھائیوں کے لڑکے۔

۴۔ فروع جد یا جدۂ میت:۔ پھوپھیاں۔ اخیانی چچے۔ چچاؤں کی لڑکیاں۔ ماموں۔ خالہ اور اس قسم چہارم کی تمام اولاد۔

(مسئلہ) ان کے میراث کی تقسیم بھی اسی ترتیب پر ہوگی جو اوپر مذکور ہوئی۔ یعنی اوّل فروع میت پھر اصول میت پھر فروع اب میّت پھر فروع جد یا جدۂ میت۔ اس میں اگر احناف کا اختلاف ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مختلف روایات منقول ہیں۔ لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح نقل ہے اور اسی پر فقہائے احناف کا فتویٰ ہے۔

صنف اوّل

قاعدہ | اگر تمام ورثہ درجہ میں برابر ہوں تو اقرب اولیٰ ہوگا۔

مسئلہ ۱

بنت البنت	ابن بنت الابن
۱	محروم

قاعدہ | اگر بعض اولاد وارث ہوں اور بعض ذوی الارحام تو اولاد وارث ہوگی۔

مسئلہ

ابن	بنت
بنت	بنت
بنت	ابن
۱	محروم

قاعدہ | تمام اولاد وارث ہو یا اولاد ذوالارحام ہو تو دونوں صورتو[ں] میں اگر اُن کے اصول کے کسی بطن میں اختلاف بذکورت وانوثت نہ ہو تو انہیں فروع موجودین پر باعتبار ان کے صفات کے تقسیم کریں۔ (یعنی ان فروع موجودین میں اختلاف بذکورت وانوثت نہ ہو یعنی سب مذکر یا سب مؤنث ہوں تو سب کو برابر دیں)

مسئلہ ۲

ابن	ابن
بنت	بنت
ابن	ابن
۱	۱

مسئلہ ۲

ابن	ابن
بنت	بنت
بنت	بنت
۱	۱

ورنہ للذکر مثل خط الانثیین جیسے مسئلہ ۲

ابن	ابن
بنت	بنت
ابن	بنت
۱	۱

قاعدہ ان کے اُصول کے جس بطن میں اختلاف ہو اس بطن پر للذکر مثل خط الانثیین تقسیم کر کے ہر ایک کے سہام اس کے فروع موجودین کو دیں. جیسے

مسئلہ ۳

بنت	بنت
ابن	بنت
بنت	ابن

قاعدہ اگر اصول کے کئی بطنوں میں اختلاف ہو تو اولاً اعلیٰ اختلاف پر (یعنی اُس بطن پر جو مختلف بطنوں میں سب سے اوپر ہو) للذکر مثل خط الانثیین تقسیم کریں۔ پھر ایک طائفہ ذکور و اناث کو اس کے نیچے ایک خط عرضی کھینچ کر انہیں الگ الگ کر کے ہر ایک طائفہ کے سہام کو جمع کر کے خط مذکور کے نیچے رکھ دیں پھر ہر ایک طائفہ کے نیچے کے بطنوں میں لحاظ کریں کہ اب ان میں اعلیٰ خلاف ہے جو ان میں اعلیٰ خلاف ہو اس پر بھی اس طائفہ کے سہام کو بطریق مذکور تقسیم کریں۔ پھر باقی عمل بدستور کریں اسی طرح جہاں تک اصول کے بطنوں میں اختلاف پائیں عمل کرتے جائیں۔ پھر جب

اصول کے سارے بطنوں مختلفہ میں عمل کر چکیں. تو اگر آخر بطن میں بھی اختلاف ہو تو اُس میں بھی یہی عمل کریں. پھر سہام ذکور کے فروع موجودین کو سہام اناث کے فروع موجودین کو دیں. جیسے۔

مسئلہ ۱۵ التصحیح ۶۰

بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت ابن ابن ابن

بنت بنت بنت ۹/۳۶ بنت بنت بنت بنت بنت ۶/۲۴ بنت بنت

بنت بنت بنت بنت بنت بنت ابن ابن ابن بنت بنت ابن

بنت بنت بنت ۱۸ ابن ابن ابن بنت بنت ۱۸ ابن بنت ۳/۱۲ بنت بنت ۳/۱۲

بنت بنت ۶ ابن بنت بنت ۱۲ ابن ۱ بنت ۹ بنت بنت ۹ بنت ابن بنت

بنت ۳ ابن بنت ۳ ابن ۶ بنت بنت ۶ ابن بنت بنت ۱/۴ بنت ۲/۸ بنت

سلیمہ	رحیم	نعیمہ	کریم	عظیمہ	جسیمہ	سلیم	سعیدہ	حمیدہ	رحیمہ	کریمہ	حلیمہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱/۴ ۲/۴	۲/۸	۳/۱۲

قاعدہ جس صورت میں کہ اصول کے کسی بطن میں اختلاف بذکورت وانوثت ہو۔ اگر اُسی صورت میں کسی اصل کے عدد فروع بھی متعدد ہوں تو اعلیٰ خلاف پر تقسیم کرتے وقت اس اصل کو حسب تعدد عدد فروع کے متعدد مان کر تقسیم کریں پھر ہر ایک اصل کے سہام اس کے فروع کو دیں۔ جیسے

موجودین ۱۷

مسئلہ ۷

بنت
بنت
بنت ابن سعید

۳/۱۲
ابن حمید ۳

بنت
بنت

بنت
ابن ۴/۱۶
بنت
بنت
بنت
رحیمہ ..... ۴ ..... کریمہ

قاعدہ جس صورت میں کہ اصول کے کسی بطن میں اختلاف مذکور ہو اگر اسی صورت میں کسی اصل کے جہات فروع بھی متعدد ہوں تو اعلیٰ خلاف پر تقسیم کرتے وقت اس اصل کو حسب تعدد جہات فروع کے متعدد مان کر تقسیم کریں۔ پھر ہر ایک اصل کے سہام اُس کے فروع کو دیں جیسے۔

مسئلہ

بنت
بنت
ابن
بکر ۶

۳/۱۲

بنت
بنت
صالحہ ۱۱

۲ بنت ۲۲
حامد ۱۱

بنت
ابن ۴/۱۶

صنف دوم

قاعدہ اگر سب درجہ میں برابر ہوں تو اقرب اولیٰ ہوگا۔ جیسے

مسئلہ

ام
اب
ا

ام
ام
اب
م

مسئلہ

اب
ام
اب
ا

ام
اب
ام
ام
محرم

قاعدہ اگر سب ایک جانب کے نہ ہوں تو فریق اب کو ثلثین دیں اور فریق کو ثلث جیسے

مسئلہ

(پھر اگر کسی فریق کے اشخاص میں تعدد ہو تو اس فریق کے حصے کو اُن اشخاص پر باعتبار ان کے صفات کے تقسیم کریں۔

اب
اب
ام
اب
ام ۲

ام
اب
اب
ام
ا

قاعدہ اگر اُن کے اُصول کے کسی بطن میں اختلاف بذکورت و انوثت نہ ہو تو اُنہیں فروع موجودین پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کریں جیسے

مسئلہ ۳

اب
ام
اب
ام
ا

اب
ام
اب
ام
ا

قاعدہ ان کے اصول کے جس بطن میں اختلاف ہو اس پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرکے ہر ایک کے سہام اُس

کے فروع موجودین کو دیں۔ جیسے

مسئلہ ۳

اب	اب
اب	ام
اب	ام
ام	ام
اب	اب
۲	۱

قاعدہ | اگر اصول کے بطنوں میں اختلاف ہو تو اولاً اعلیٰ خلاف پر بطریق مذکور تقسیم کریں پھر حسب طریقہ مذکورہ صنف اوّل عمل کریں۔ جیسے

مسئلہ ۷

اب	اب	اب	اب
اب	اب	اب	اب
$\frac{1}{5}$	ام $\frac{1}{6}$	اب	اب
اب	ام	ام $\frac{}{8}$	اب
ام	اب	اب	$\frac{}{16}$
ام	ام	ام	ام
ام	ام $\frac{1}{6}$	$\frac{}{8}$	اب $\frac{}{16}$
$\frac{1}{5}$			
سلیمہ	نعیمہ	رحیمہ	زید

$\frac{6}{30}$

صنف سوم

قاعدہ | اگر سب درجہ میں برابر نہ ہوں تو اقرب اولیٰ ہوگا۔ جیسے

مسئلہ ۱

اخت	اخ
بنت	بنت
۱	ابن
	م

قاعدہ | اگر بعض ولد عصبہ ہوں اور بعض ولد ذوی الارحام تو ولد عصبہ اولیٰ ہوگا جیسے

مسئلہ ۱

اخ لاب وام یا لاب فقط	اخت
ابن	بنت
بنت	ابن
۱	م

قاعدہ | خواہ سب ولد وارث ہوں یا سب ولد ذوی الارحام دونوں صورتوں میں ان کے اصول (یعنی برادران و خواہران) پر تقسیم کرکے ہر ایک کے سہام اُس کے فروع موجودین کو دیں۔

جیسے مسئلہ ۳ (مسئلہ ۳) (مسئلہ ۳)

اخ عینی	اخت عینی	اخ علاقی	اخت علاقی
بنت	بنت	بنت	بنت
۲	۱ ۵		۱

مسئلہ ۳ — ۵ — مسئلہ ۶

اخ اخیافی	اخت اخیافی	اخ عینی یا علاقی	اخ اخیافی
بنت	بنت	بنت	بنت
		۵	

مسئلہ — ۵ مسئلہ ۶

اخ	اخ
بنت	بنت
۱	۱

قاعدہ جس صورت میں کہ سب ولد وارث یا سب ولد ذوی الارحام ہوں اگر اسی صورت میں کسی اصل کے عدد فروع یا جہات فروع بھی متعدد ہوں تو اصول پر تقسیم کرتے وقت اُس اصل کو حسب تعدد عدد فروع یا جہات فروع کے متعدد مان کر تقسیم کریں۔ جیسے

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۲ تصحیح ۲۴

اخ لاب — اخ لاب — ۲ بنت — بنت $\frac{۴}{۸}$ — ابن $\frac{۱}{۲}$

بنت ۱ .... ابن ۲ .... $\frac{۲}{۴}$

ابن — صالحہ ۲ — بنت $\frac{}{۱۶}$

زید ۲ — ۹ — ۹ ۱۸ — جادہ — حافظہ ۴

صنف چہارم

قاعدہ اگر سب ایک جانب کے نہ ہوں تو فریق اب کو ثلثین دیں اور فریق ام کو ثلث دیں۔ جیسے

مسئلہ ۳ — مسئلہ ۳

عمہ لاب وام	خالہ لام	خالہ لاب وام	عمہ لام
۲	۱	۱	۲

پھر ہر ایک فریق کو اگر کوئی قرابت میں اقویٰ ہو تو اُسی کو حصہ اُس فریق کا دیں۔

قاعدہ جو قرابت میں اقویٰ ہو اولیٰ ہوگا۔

مسئلہ ۱

عمہ عینی	عمہ علاقی
۱	م

مسئلہ ۱ — مسئلہ

عمہ علاقی	عمہ اخیافی	خالہ عینی	خالہ علاقی
۱	م	۱	م

مسئلہ ۱

خالہ علاقی	خالہ اخیافی

قاعدہ اگر اس اقویٰ میں تعدد ہو تو حصّہ اُس کے اشخاص پر باعتبار ان کے صفات کے تقسیم کریں۔

چوتھی صنف کی اولاد

قاعدہ اگر سب درجے میں برابر نہ ہوں تو اقرب اولیٰ ہوگا۔ جیسے

مسئلہ ۱	
بنت عمہ	عمہ بنت بنت
۱	م

مسئلہ ۱	
خالہ بنت	خالہ بنت بنت
۱	۱

مسئلہ ۱	
عمہ بنت	خالہ بنت بنت
۱	م

مسئلہ ۱	
خالہ بنت	عمہ بنت
۱	۱

قاعدہ اگر سب ایک جانب کے نہ ہوں تو فریق اب کو ثلثین دیں اور فریق ام کو ثلث جیسے

مسئلہ ۳	
عمہ بنت	خالہ اخیافی بنت
۲	۱

مسئلہ ۳	
خالہ عینی بنت	خالہ اخیافی بنت
۲	۱

قاعدہ جو قرابت میں اقویٰ ہو اولیٰ ہوگا (۴) پھر فریق اب میں اگر اس اقویٰ میں کوئی ولد عصبہ ہو اولیٰ ہوگا۔ (پھر اگر کسی فریق کے اشخاص میں تعدد ہو تو حصہ اس فریق کا اُن اشخاص پر باعتبار ان

کے صفات کے تقسیم کریں۔

خاتمہ خنثیٰ کا بیان

قاعدہ خنثیٰ اُسے کہتے ہیں جو علامت ذکورت و انوثت دونوں رکھتا ہو یا دونوں میں سے ایک بھی نہ رکھتا ہو پس اگر کوئی جانب غالب نہ ہو تو اُسے مشکل کہتے ہیں ورنہ غیر مشکل۔

قاعدہ خنثائے مشکل کو مرد ٹھہراویں اگر اُسے مرد ٹھہرانے سے کچھ نہ ملے یا کم ملے اور عورت ٹھہراویں جب عورت ٹھہرانے سے کچھ نہ ملے یا کم ملے۔

قاعدہ خنثائے غیر مشکل کو مرد ٹھہراویں اگر جانب ذکورت غالب ہو اور عورت ٹھہراویں اگر جانب انوثت غالب ہو۔

حمل کا بیان

قاعدہ حمل کے لیے ایک مرد کا حصّہ رکھ چھوڑیں اگر اُسے مرد ٹھہرانے سے زیادہ ملے اور ایک عورت کا حصّہ رکھ چھوڑیں اگر عورت ٹھہرانے سے زیادہ ملے اور دونوں صورتوں میں ورثہ سے ایک شخص اس بات کا کفیل لے لیا جائے کہ اگر حمل ایک سے زیادہ پیدا ہو تو جس قدر استحقاق اس کا زیادہ ہو ورثہ سے واپس کرا دیوے۔

قاعدہ اکثر مدت حمل کی دو برس ہے۔ اور کمتر مدت چھ مہینے۔

قاعدہ اگر میت سے ہو اور اکثر مدت یا کم پر پیدا ہو اور پیدا ہونے سے پہلے اُس کی ماں نے انقضائے عدت کا اقرار نہ کیا ہو تو اُسے اُس میّت سے میراث ملے گی اور دوروں کو باعتبار اس قرابت کے اس سے میراث ملے گی ورنہ نہیں اور اگر حمل غیر میت سے ہو اور کم اقل مدت یا اُس سے کم پر پیدا ہو تو اُس میّت سے میراث پائے گا اور لوگ باعتبار اس قرابت کے اُس سے پائیں گے ورنہ نہیں۔

قاعدہ اگر حمل پیدا ہونے میں مر گیا تو اگر سیدھا پیدا ہوا تھا اور سینہ نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا۔ ورنہ نہیں اور جو الٹا پیدا ہوا تھا اور ناف نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا۔ ورنہ نہیں۔

قاعدہ جب حمل پیدا ہوا تو اگر کل حصہ کا مستحق ہو جو اس کے لیے رکھ چھوڑا گیا تھا فبہا ورنہ بقدر اُس کے استحقاق کے دے دیں۔ اور باقی کو ورثہ پر بقدر اُن کے حصہ رسیدی کے تقسیم کریں۔

تمّت

الرسالۃ

"خلاصۃ المیراث"

بفضلہ تعالیٰ و بکرم رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فیض ملت حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ کی تصانیف
تفسیر فیوض الرحمٰن
تفسیر اویسی
تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد
علمِ رسول
شرح حدائق بخشش
چہلم کا ثبوت
انگوٹھے چومنے کا ثبوت
دعا بعد جنازہ
خلاصۃ المیراث
پڑھا لکھا اُمّی
آمین آہستہ کہنا
شیعہ کا متعہ
آئینہ شیعہ نما
امیر معاویہ
ندائے یارسول اللہ
حق مذہب اہلسنت
امام حرم اور ہم
آئینہ دیوبند
بڑھیا کا بیڑا
شرح جامی
ذکرِ اویس
ذکرِ سیرانی
خطباتِ اویسیہ
ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور